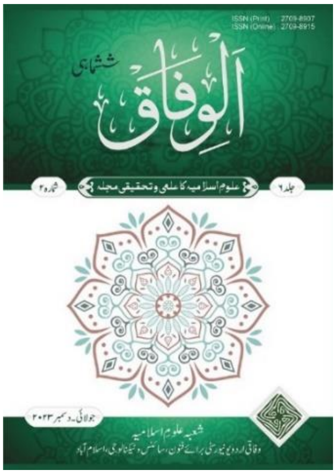

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 6, Issue 2 (July - December 2023)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code:

Article

اسلام اور عیسائیت کے قوانین میراث کے مشترکات و مختلفات کا تحقیقی و تقابلی جائزہ

Research and Comparative Analysis of the Commonalities and Differences of Inheritance Laws of Islam and Christianity

Indexing

Authors
[1] Rizwan Saleem
[2] Farooq Hassan

Affiliations
[1] Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Karachi.
[2] NED University of Engineering & Technology, Karachi.

Published
31 December 2023

Article DOI
https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2.u6

QR Code

Citation
Rizwan Saleem and Farooq Hassan, "حدود و اسلام اور عیسائیت کے قوانین میراث کے مشترکات و مختلفات کا تحقیقی و تقابلی جائزہ Research and Comparative Analysis of the Commonalities and Differences of Inheritance Laws of Islam and Christianity" *Al-Wifaq*, no. 6.2 (December 2023): 79–93, https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2.u6.

Copyright Information:
Research and Comparative Analysis of the Commonalities and Differences of Inheritance Laws of Islam and Christianity © 2023 by Rizwan Saleem and Farooq Hassan is licensed under CC BY 4.0

Publisher Information:
Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

اسلام اور عیسائیت کے قوانین میراث کے مشترکات ومختلفات کا تحقیقی وتقابلی جائزہ

Research and Comparative Analysis of the Commonalities and Differences of Inheritance Laws of Islam and Christianity

رضوان سلیم

پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، فیڈرل اردو یونیورسٹی کراچی

ڈاکٹر فاروق حسن

پروفیسر، اسلامک سٹڈیز، ڈپارٹمنٹ آف اسنشیل سٹڈیز، این ای ڈی یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی

ABSTRACT

Being the last Book, the Holy Qur'an is complete and perfect in all aspects, including its laws regarding inheritance. Islamic law of inheritance is well defined in religious texts and they fulfil the needs of all times to come. On the other hand, other Divine Books as the Bible, dealt with only a particular nation or the group of people it was revealed to and do not have a thorough description of the issue of inheritance. There are several similarities and differences between Islamic and Christian laws of inheritance. The evolution occurring in Christianity requires continuous comparative studies for the academic and historical record. This paper aims to do a comparative analysis of laws of Inheritance in both of the monotheistic religions. In this research qualitative historical research method is used to present a comparison.

KEYWORDS:

Law of Inheritance, Comparative Study, Islam, Christianity, Quran, Bible.

کائنات میں پائے جانے والے ادیان سماوی اور غیر سماوی دو اقسام پر مشتمل ہیں۔ الہامی تعلیمات والے ادیان کو سماوی ادیان کہا جاتا ہے۔ عیسائیت اور اسلام دونوں کا شمار سماوی ادیان میں کیا جاتا ہے۔ ان دونوں ادیان کے متعدد مسائل مشترک ہیں جبکہ کئی مسائل میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مسئلہ میراث بھی انہی مسائل میں سے ہے جس میں اسلام اور عیسائیت میں مشترکات ومختلفات پائے جاتے ہیں لیکن سابقہ کتابیں چونکہ بعض امتوں کے لئے خصوصی راہنمائی کے طور پر نازل کی گئی تھیں اس لئے ان میں تفصیلی احکام موجود نہیں کیونکہ یہ احکام ان اقوام کے حالات وواقعات کے مطابق مقرر کئے گئے تھے اور قرآن مجید جوکہ تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہے جن کا تعلق ہر قوم ونسل اور ہر زبان اور ہر علاقے کے ساتھ ہے، اس لئے اس کے احکام جامع کامل اور پُر حکمت ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سابقہ کتابوں میں وقت گزرنے کے ساتھ تحریف وتبدیلی بھی کی گئی ہے، جس کی وجہ سے ان میں نازل ہونے والے احکام ومیراث ہمارے زمانے تک نہیں پہنچ سکے۔ عہد نامہ قدیم

میں کچھ نہ کچھ احکام میراث موجود ہیں مگر عہد نامہ جدید احکام میراث سے خالی نظر آتا ہے۔اسی وجہ سے عیسائیوں کا قانون میراث بادشاہوں اور حکمرانوں کے قوانین اور دیگر آسمانی مذاہب کے قوانین کا چربہ معلوم ہوتا ہے۔اسلامی اور عیسائی قوانین میراث کے مابین متفقات اور مختلفات پائے جاتے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام اور عیسائیت کے قوانین میراث کے مابین متفقات اور مختلفات کو اہلِ علم کے سامنے لایا جائے۔اسی ضرورت کے پیش نظر زیر نظر مضمون تحریر کیا جارہا ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے قوانین میراث کے متفقات

وراثت کے بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن میں اسلام اور عیسائیت کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے۔ذیل میں ان مسائل کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

۱۔میت کے ترکہ کے حقوق

متفق علیہا مسائل میں سے ایک مسئلہ میت کے ترکہ کے حقوق کا ہے۔دونوں مذاہب کے نزدیک ان کی تعداد چار ہے۔۱۔تجہیز و تکفین کا خرچہ۔۲۔قرض کی ادائیگی۔۳۔میت کی وصیت۔۴۔میت کے وارثوں کا حصہ۔

۲۔ارکان میراث اور ان کی تعداد

اسلام اور عیسائیت کے مابین متفق علیہا مسائل میں سے دوسرا مسئلہ ارکان میراث اور ان کی تعداد کا ہے۔دونوں ادیان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وراثت کے وارث، مورث اور موروث تین ارکان ہیں۔ان تینوں ارکان کو قرآن کریم کے درج ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا۔[1]

"مردوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو"

عیسائیت کے مذہبی ادب میں ان ارکان کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"جب کوئی مرد یا عورت بغیر وصیت کے فوت ہو جائیں اور کوئی فطری وارث موجود نہ ہو، اوپر کے طبقے سے نہ نیچے کے طبقے میں، اس صورت میں شوہر کو بیوی یا بیوی کو شوہر کا وارث بنایا جائے گا۔"[2]

اس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام اور عیسائیت دو ایسے سماوی ادیان ہیں جن میں وراثت کے وارث، مورث اور موروث تین ارکان ہیں۔

1۔القرآن، سورۃ النساء، 7:4

2۔ایغومانوس فیلوثاوس، الخلاصۃ القانونیۃ فی الاحوال الشخصیۃ (مصر: المطبعۃ المصریۃ الأھلیۃ، 1896)، 60.

۳۔ جہات میں اولیت کے اختیار میں موافقت

دونوں آسمانی مذاہب کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جب ورثہ مختلف جہات میں موجود ہوں تو اولاد کو اولیت حاصل ہو گی۔اس ضمن میں ارشاد ہوتا ہے:

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ۔ [3]

"اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔"

اسلامی تعلیمات اس کو واضح کر رہی ہیں کہ اگر مرنے والے کی اولاد ہو تو اس کو باقی تمام جہات سے مقدم رکھا جائے گا۔عیسائی مذہب میں وارثوں کے 22 طبقات ہیں اور پہلا طبقہ میت کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں جو برابر حصہ دار ہوں گے۔

۴۔ بعض افراد کے عصبہ بننے میں موافقت

اسلام اور عیسائی مذہب کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ میت کے ورثاء میں سے پانچ جہتوں سے لوگ عصبہ بنتے ہیں۔ ۱۔ بیٹا ہونا۔ ۲۔ باپ ہونا۔ ۳۔ بھائی ہونا۔ ۴۔ چچا ہونا۔ ۵۔ ولاء [4] عیسائیت کے نزدیک وارثوں کے 22 طبقات ہیں اور انہی پانچوں جہات کے ورثاء اس میں شامل ہیں۔ [5] دونوں مذاہب اس بات پر بھی متفق ہیں کہ جتنے بھی لوگ عصبہ ہونے میں شریک ہوتے ہیں، انہیں غیر متعین حصہ ملتا ہے۔اکیلے ہونے کی صورت میں سارا مال لے جاتے ہیں، اگر ذوی الفروض موجود ہوں تو ذوی الفروض سے بچا ہوا سارا مال لے جاتے ہیں۔

۵۔ حجب کے ثبوت میں موافقت:

حجب کا مطلب یہ ہے کہ ایک وارث کسی دوسرے وارث کی وجہ سے پوری وراثت سے محروم ہو جائے یا کچھ وراثت سے محروم ہو جائے۔ پہلی صورت میں اسے حجبِ حرمان جبکہ دوسری صورت میں اسے حجبِ نقصان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ [6] عیسائیت اور اسلام دونوں مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ ورثاء میں سے کچھ پر حجب حرمان طاری ہوتا ہے جبکہ کچھ پر حجب نقصان طاری ہوتا ہے۔قرآن کریم میں حجب نقصان کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

3۔ القرآن، سورۃ النساء 4:11

4۔ عبد الصمد الکاتب، کتاب الفرائض (المدینۃ المنورۃ: المکتبۃ الملک فهد الوطنیۃ، 1422)، 59
https://archive.org/details/20200923_20200923_0228/page/n1/mode/2up.

5۔ الشیخ الصفی ابی الفضائل ابن العسال، المجموع الصفوي۔ کتاب القوانین الکنائسیۃ لکنیسۃ الأقباط الأرثوذکسیین، (مصر: مطبعۃ التوفیق، 1238)، 346،
https://coptic-treasures.com/book/المجموع-الصفوي-كتاب-القوانين-الكنائس/.

6۔ سراج الدین محمد بن عبد الرشید السجاوندی، السراجی فی المیراث، (لاہور: مکتبۃ امام احمد رضا، س ن)، 26.

وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌفَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ۔ [7]

"اور تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو اور اگر ان کی کوئی اولاد زندہ ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو اور ان کے قرض ادا کرنے کے بعد تمہیں ان کے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا۔"

اگر زوجہ کے ساتھ میت کی ایک سے تین تک اولاد ہو تو بیوی کو ترکہ کا ربع ملے گا اگر چار یا اس سے زیادہ ہوں تو بیوی کو بھی انہی میں سے ایک شمار کیا جائے گا۔ اگر 4 بچے ہیں تو مال کے پانچ حصے کئے جائیں گے اگر اولاد نہ ہو اور دیگر قریبی رشتے دار موجود ہوں مثلاً والدین وغیرہ اس سورۃ میں زوجہ کو نصف ملے گا اور باقیوں کے لئے نصف اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو تمام میراث زوجہ کے لئے ہوگا۔ [8]

اس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ عیسائیت اور اسلام دونوں مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ بیوی پر جب نقصان طاری ہوتا ہے۔ اگر اولاد موجود ہو تو بیوی کو کم حصہ ملتا ہے اور اولاد کی عدم موجودگی میں بیوی کو زیادہ حصہ ملتا ہے۔

۶۔ زوج اور زوجہ بحیثیت اصحاب الفروض

اصحاب الفروض سے مراد وہ اشخاص ہیں جن کے حصے اسلام نے مقرر کر دیئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ان کی تعداد بارہ ہے۔ ان اشخاص کو جو حصے ملتے ہیں ان کی تعداد چھ ہے۔ [9]عیسائیت اور اسلام دونوں ادیان کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ بیوی اور شوہر دونوں اصحاب فروض میں شامل ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌفَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ۔ [10]

اور تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو اور اگر ان کی کوئی اولاد زندہ ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو اور ان کے قرض ادا کرنے کے بعد تمہیں ان کے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا۔

عیسائیت میں بھی اسی بات کو اصول بنایا گیا ہے کہ شوہر اور بیوی دونوں اصحاب فروض میں شامل ہیں۔ اس کی

7۔القرآن، سورۃ النساء 12:4

8۔فیلوثاوس، الخلاصۃ القانونیۃ فی الاحوال الشخصیۃ، 61-62.

9۔السجاوندی، السراجی فی المیراث، 8

10۔القرآن، سورۃ النساء 12:4

وضاحت درج ذیل عبارت سے ہوتی ہے:

"میراث کی دو قسمیں ہیں۔ایک جن کا حصہ مقرر ہے بیوی کو شوہر کے وارثوں کے ساتھ نصف حصہ میراث ہوگی اگر میت کی اولاد نہ ہو۔[11] "

یہ پسِ منظر اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ دونوں سماوی ادیان میں شوہر اور بیوی اصحاب فروض میں شامل ہیں۔

۷۔بھائیوں کی میراث

عیسائیت اور اسلام دونوں اس بات پر بھی متفق ہیں کہ بھائی ورثاء میں شامل ہیں۔بہن کی موجودگی میں بھائی دوگنا اور بہن کو ایک گناہ حصہ ملے گا۔قرآن کریم میں اس کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

وَاِنۡ كَانُوۡۤا اِخۡوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ۔[12]

"اور اگر (مرنے والے کے) بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں تو ایک مرد کو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔"

عیسائیت کے مذہبی ادب میں اس کی تفصیل درج ذیل عبارت سے ملتی ہے:

"اگر میت کی اولاد اور باپ نہ ہوں تو میت کے بہن بھائی اور ماں وارث بنے گے۔"[13]

اس حوالے سے دونوں مذاہب کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر بہن اور بھائی دونوں کو میراث ملتی ہے۔لیکن ان کو میراث ملنا ضروری نہیں ہے۔

۸۔چچاؤں کی میراث

چچاؤں کے وارث بننے میں دونوں شریعتوں میں اتفاق پایا جاتا ہے۔اس کے حوالے اسلامی تعلیمات واضح الفاظ میں پیغام دیتی ہیں کہ مقرر حصہ والوں کو ان کے حصے پہنچاؤ اور جو باقی بچے وہ قریبی مذکر کے لئے ہے۔[14] قریبی مذکر میں چچا بھی شامل ہے۔عیسائی مذہبی میں اس کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"اگر مذکورہ چھ مراتب میں سے کوئی وارث نہ پایا جائے تو چچا وارث بنے گے۔"[15]

11۔ابن العسال، المجموع الصفوي، 345.

12۔القرآن، سورۃ النساء 176:4

13۔ابن العسال، المجموع الصفوي، 351.

14۔ابوعبداللہ محمد بن إسماعيل البخاري، صحيح البخاري، تحقيق: مصطفى ديب البغا (دمشق: دار ابن كثير، 1414)، کتاب الفرائض، باب: میراث ابن الابن إذا لم يكن ابن، حدیث: 6354، 2477/6.

15۔فیلوثاوس، الخلاصة القانونية في الاحوال الشخصية، 65.

۹۔ فروض کی تعداد

عیسائیت اور اسلام دونوں ادیان کی تعلیمات اس بات پر بھی متفق ہیں کہ اصحاب فروض کو ملنے والے حصوں کی تعداد چھ ہے۔[16]۔ [17]ان چھ حصوں کو نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث اور ثمن میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۰۔ میاں بیوی کی وراثت کا لازم ہونا

دونوں شریعتوں کے مطابق شوہر اور بیوی دو ایسے اشخاص ہیں جن پر کبھی حجب حرمان طاری نہیں ہوتا۔ البتہ ان پر حجب نقصان طاری ہو سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ۔[18]

"اور تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو اور اگر ان کی کوئی اولاد زندہ ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو اور ان کے قرض ادا کرنے کے بعد تمہیں ان کے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا۔"

عیسائیت میں اس قانون کو الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

"زوجہ کی تین حالتیں ہیں اگر ایک سے تین بچے ہوں زوجہ کے لئے ربع ہے اگر چار یا اس سے زیادہ ہوں وہ بھی اولاد میں سے ایک شمار کی جائے گی یعنی چار بچوں کے ساتھ پانچواں حصہ اسے ملے گا اور اگر اقارب ہوں اور اولاد نہ ہو تو بیوی کے لئے نصف ہے اور اگر کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ کل ترکے کی وارث ہو گی اور شوہر کا حکم بھی یہی ہے۔"[19]

۱۱۔ آزاد کردہ غلام کی وراثت

عیسائیت اور اسلام دونوں مذاہب اس بات پر بھی متفق ہیں کہ اگر کوئی مالک اپنے کسی غلام کو آزاد کردے۔ غلام کی موت کے وقت اس کا کوئی رشتہ دار موجود نہ ہو تو اس کی ساری وراثت اس کے آزاد کرنے والے مالک کو ملے گی۔

16۔ السجاوندی، السراجی فی المیراث، 8

17۔ ابن العسال، المجموع الصفوي، 345.

18۔ القرآن، سورۃ النساء 12:4

19۔ فیلوثاوس، الخلاصة القانونية في الاحوال الشخصية، 61-62.

[20]عیسائیت میں اس کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

"آزاد کرنے والا اپنے آزاد کردہ غلام کا وارث بنے گا اگر وصیت نہیں اگر وارث موجود ہیں تو معتق کے لئے ربع ترکہ ہے اور اگر وارث نہ ہوں تو معتق تمام مال کا وارث بنے گا۔[21]"

اگر مرنے والے غلام کے رشتہ دار موجود ہوں تو اس صورت میں دونوں مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کی وراثت اس کے رشتہ داروں کو ملے گی۔

۱۲۔ موانع المیراث

دونوں سماوی مذاہب کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ وراثت کے موانع بھی ہوتے ہیں۔ موانع مانع کی جمع ہے۔ مانع سے مراد کسی وارث میں کوئی ایسی چیز پائی جائے جس کی وجہ سے وہ وراثت سے محروم ہو جائے۔ دین اسلام کے نزدیک موانع ارث چار ہیں۔ ا۔ غلامی۔ ۲۔ مورث کا قتل۔ ۳۔ دین کا مختلف ہونا۔ ۴۔ اختلاف دارین[22] عیسائیت میں اسی بات کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک عیسائی دوسرے غیر عیسائی کا وارث نہیں بن سکتا، مورث کا قاتل وارث نہیں بن سکتا غلام بغیر وصیت کے وارث نہیں بن سکتا۔[23]

قرآن وعیسائیت کے قوانین میراث کے مختلفات

عیسائیت اور اسلام دونوں مذاہب کے بہت سارے ایسے مسائل ہیں جن میں دونوں کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ ذیل میں ایسے چند مسائل بیان کیے جارہے ہیں:

ا۔ ورثہ کی اقسام میں اختلافات

اسلامی تعلیمات کے مطابق ورثہ کی تین اقسام ہیں۔ ا۔ اصحاب الفروض۔ ۲۔ عصبہ۔ ۳۔ ذوی الارحام[24] عیسائی مذہب کے نزدیک ورثہ کی درج ذیل دو اقسام ہیں:

"میراث کی دو اقسام ہیں وارثوں کے ساتھ جن کا حصہ مقرر کیا گیا ہو (یعنی اصحاب الفروض) اور دوسری قسم ان بادشاہی قوانین اور قیاسی قواعد پر مشتمل ہے جب کے بارے میں اتفاق ہے

20۔ السجاوندی، السراجی فی المیراث، 7

21۔ ابن العسال، المجموع الصفوي، 447.

22۔ زین الدین بن ابراهیم بن محمد ابن نجیم، البحر الرائق شرح کنزالدقائق (بیروت: دار الکتب العلمیة، 1997)، 557/8.

23۔ فیلوثاوس، الخلاصة القانونية في الاحوال الشخصية، 66-69.

24۔ محمد یعقوب، اعانۃ الراجی علی تصریح السراجی (لاہور: القمر پرنٹنگ ایجنسی، س ن)، 45.

یعنی(عصبہ)۔"

۲۔شوہر کی میراث

شوہر کی میراث ان مسائل میں سے ایک ہے جن کے بارے میں دونوں شرائع میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ے شوہر کبھی بھی میراث سے محروم نہیں ہوتا اور اسکی میراث کی دو حالتیں ہیں۔ جب میت کی اولاد نہ ہو تو شوہر کے لئے نصف مال ہے اور اگر اولاد ہو تو شوہر کے لئے ربع ہے۔ قرآن کریم میں اس کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

وَ لَكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ اَزۡوَاجُكُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ‌ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَ‌ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِيۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ‌[25]

"اور تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو اور اگر ان کی کوئی اولاد زندہ ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو اور ان کے قرض ادا کرنے کے بعد تمہیں ان کے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا۔"

عیسائی تعلیمات کے مطابق شوہر کی درج ذیل چار حالتیں ہیں:

"اگر ایک سے تین تک میت کی اولاد ہو تو شوہر کے لئے ترکہ کا ربع حصہ ہے، اگر تین سے زیادہ ہو تو اس کو اولاد کے برابر حصے ملے گا اور اگر اولاد نہ ہو اور دیگر ورثہ موجود ہوں تو ترکہ کا نصف ملے گا اگر کوئی وارث نہ ہو تو تمام ترکہ شوہر کو ملے گا۔"[26]

یہ پسِ منظر اس بات کو بیان کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق شوہر کی دو حالتیں ہیں جبکہ عیسائی تعلیمات کے مطابق شوہر کی چار حالتیں ہیں۔

۳۔بیوی کی میراث

اسلامی تعلیمات کے مطابق بیوی کی میراث کی دو حالتیں ہیں۔ اگر میت کی اولاد نہ ہو تو بیوی کو ربع ملے گا اور اگر اولاد ہو تو ثمن ملے گا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ‌ فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ

25۔القرآن، سورۃ النساء 12:4

26۔فیلوثاوس، الخلاصۃ القانونیۃ فی الاحوال الشخصیۃ، 61.

مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ۔[27]

"اور تم جو چھوڑا کر جاؤ اس کا ایک چوتھائی ان بیویوں کا ہے بشرطیکہ تمھاری کوئی اولاد زندہ نہ اور اگر تمھاری اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو تم نے کی ہو اور تمھارے قرض کی ادائیگی کے بعد ان کو تمھارے ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا۔"

عیسائی تعلیمات کے مطابق بیوی کی درج ذیل چار حالتیں ہیں:

"اگر ایک سے تین تک میت کی اولاد ہو تو بیوی کیلئے ترکہ کا ربع ہے اگر اولاد تین سے زیادہ ہو تو بیوی کو اولاد کے برابر میراث ملے گی اور اگر اولاد نہ ہو اور دوسرے ورثہ موجود ہوں تو بیوی کو نصف ملے گا اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو بیوی کل ترکہ کی وارث ہو گی۔"[28]

درج بالا تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق بیوی کی دو حالتیں ہیں جبکہ عیسائی تعلیمات کے مطابق بیوی کی چار حالتیں ہیں۔

۴۔ماں کی میراث

شریعت اسلامیہ میں ماں ہر حالت میں وارث بنتی ہے اگر میت کی اولاد دو یا دو سے زیادہ بہنیں بھائی ہوں تو ماں کیلئے سدس ہے، اگر نہ اولاد ہوں نہ دو یا دو سے زیادہ بہن بھائی ہوں تو ماں کے لئے ثلث حصہ ہو گا اور اگر زوجین میں سے کوئی ایک موجود ہو تو ایسی صورت میں مابقی کا ثلث دیا جائے گا۔[29] شریعت عیسائیہ میں اگر میت کا کوئی وارث نہ ہو اور صرف ماں باپ وارث بنتے ہوں تو ماں کے لئے ثلث اور باپ کے لئے ثلثان حصہ ملے گا۔[30] جب اولاد بھی نہ ہو اور باپ بھی نہ ہو اور ماں اور بہن بھائی وارث ہوں تو ماں کو اولاد والا حصہ ملے گا۔[31] ماں جب چچاؤں یا ان کی اولاد کے ساتھ آئے تو ماں کے لئے ثلثان دو تہائی حصہ ہے۔[32] اس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ ان دونوں سماوی ادیان میں والدہ کی وراثت مختلف ہے۔

۵۔باپ کی میراث

شریعت اسلامیہ میں باپ ہر حالت میں وارث بنتا ہے کبھی محروم نہی ہوتا کبھی اصحاب الفروض اور کبھی عصبہ بنتا ہے

27۔القرآن، سورۃ النساء 12:4

28۔فیلوثاوس، الخلاصۃ القانونیۃ فی الاحوال الشخصیۃ، 61.

29۔السجاوندی، السراجی فی المیراث، 18

30۔فیلوثاوس، الخلاصۃ القانونیۃ فی الاحوال الشخصیۃ، 32

31۔ابن العسال، المجموع الصفوي، 33.

32۔ابن العسال، المجموع الصفوي، 439.

اور کبھی اصحاب الفروض اور عصبہ دونوں ہی بن جاتا ہے اگر اولاد ہو تو باپ کیلئے چھٹا حصہ ہے اور جب بیٹے نہ ہو تو چھٹا حصہ بھی ملے گا اور عصبہ بھی بنے گا۔[33] عیسائیت کے نزدیک اگر وارث صرف ماں باپ ہیں تو ماں کے لئے ثلث اور باپ کے لئے ثلثان ہو گا اور ماں اور باپ کے ساتھ اگر اولاد ہو تو باپ انہی میں سے ایک شمار ہو گا۔[34]

۶۔ عصبہ کی ترتیب

شریعت اسلامیہ کی روح سے عصبہ کی جہات پانچ ہیں۔ ۱۔ بیٹا ہونا۔ ۲۔ باپ ہونا۔ ۳۔ بہن یا بھائی ہونا۔ ۴۔ چچا ہونا۔ ۵۔ ولاء[35] عیسائیت کے نزدیک بادشاہی قانون اور قیاسی کے مطابق ورثہ کے طبقات کی ۲۲ اقسام ہیں۔[36] ۱۔ میت کی مذکر و مؤنث ولاء۔ ۲۔ میت کے بیٹے کی مذکر و مؤنث ولاء۔ ۳۔ باپ۔ ۴۔ میت کے حقیقی بہن بھائی۔ ۵۔ علاتی بہن بھائی۔ ۶۔ اخیافی بہن بھائی۔ ۷۔ میت کے بھائیوں کی ولاء۔ ۸۔ جد (دادا)۔ ۹۔ جدہ (دادی)۔ ۱۰۔ چچے۔ ۱۱۔ چچو کے بیٹے بیٹیاں۔ ۱۲۔ نواسے نواسیاں۔ ۱۳۔ بہنوں کی اولاد۔ ۱۴۔ میت کی پھپھیاں۔ ۱۵۔ پھپھیوں کی اولاد۔ ۱۶۔ نانا۔ ۱۷۔ نانی۔ ۱۸۔ ماموں۔ ۱۹۔ ماموں کی اولاد۔ ۲۰۔ خالائیں۔ ۲۱۔ خالاؤں کی اولاد۔ ۲۲۔ دادوں کے باپ۔[37] مذکورہ صورت میں بہت سے ایسے وارث ہیں جو شریعت مطہرہ کی روشنی میں عصبہ بنتے ہی نہیں ہیں (مثلاً) نواسے نواسیاں بہنوں کی اولاد، پھپھیاں اور ان کی اولاد ماموں اور ان کی اولاد خالائیں اور ان کی اولاد جبکہ عیسائیت میں نہ صرف ان کو عصبہ قرار دیا گیا ہے بلکہ ان کو عصبہ سے بھی مقدم کیا گیا ہے بائیسویں نمبر پر مذکورہ جد جو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں دوسی جہت میں ہے اور اخوۃ اور عمومۃ اور ولاء جیسی جہت سے مقدم ہے اس کو سب سے آخری جہت قرار دیا گیا ہے اسی طرح نانا اور نانی جدۃ یعنی دوسری جہت والے ہیں ان سے ذوالارحام کو مقدم کیا گیا ہے یہ شریعت اور عقل اور بادشاہی قوانین میں واضح فرق ہے۔

۶۔ مذکر و مؤنث کی برابری

شریعت اسلامیہ عدل وانصاف کا دین ہے ہر حقدار کو اس کا پورا حق پہنچانا اسلام کے مقاصد میں سے ایک ہے۔ اولاد اور بہن بھائی جب اکٹھے آجائیں تو مذکر کو دو مؤنث کے برابر حصہ دیا جائے گا۔ عورت نہ صرف والدین سے حصہ لیتی ہے

33۔ السجاوندی، السراجی فی المیراث، 8

34۔ ابن العسال، المجموع الصفوي، 433.

35۔ عبد العزیز بن عبد اللہ ابن باز، الفوائد الجلیۃ في المباحث الفرضیۃ (المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: وزارۃ الشؤون الإسلامیۃ والأوقاف والدعوۃ والإرشاد، 1418)، 54.

36۔ ابن العسال، المجموع الصفوي، 346.

37۔ ابن العسال، المجموع الصفوي، 436-437.

بلکہ شوہر کے مال کی بھی وارث بنتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عدل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیٹے اور بھائی کو 2 بیٹیوں اور بہنوں کے برابر حصہ دیا ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔ [38]

"اللہ تعالیٰ تمھاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔"

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔ [39]

"اور اگر (مرنے والے کے) بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں تو ایک مرد کو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔"

عیسائیت میں بیٹے اور بیٹی کی وراثت میں برابری پیدا کی گئی ہے۔اس کا اندازہ درج ذیل عبارت سے لگایا جاسکتا ہے:

"بیٹی کی وراثت کو بیٹے کے برابر قرار دینے کی وجہ سے بولس رسول کی تقلید ہے ورنہ مسیحیت میں بھی اسلام کی طرح میراث کی تقسیم کی بھی تھی۔ بولس رسول کا قول ہے مرد و عورت عیسائیت میں برابر ہیں۔"[40]

۷۔پوتے اور پوتیوں کی وراثت

شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جب بیٹے اور پوتے دونوں موجود ہوں تو قریب والے وارث بنتے ہیں اور دور والے محروم ہو جاتے ہیں۔اس حوالے سے ایک حدیث میں آتا ہے کہ مقرر حصہ والوں کو ان کے حصے پہنچاؤ اور جو باقی بچے وہ قریبی مذکر کیلئے ہے۔[41] عیسائیت میں اس کے برعکس یوں بیان کیا گیا ہے:

"اولاد مذکر اور مؤنث وارث بنے گی اور اگر کوئی اپنے والد کی وفات سے قبل فوت ہو جائے اور اولاد چھوڑ جائے تو اسکی اولاد اپنے چچاؤں اور پھپھیوں کے ساتھ اپنے باپ کے حصے کی وارث بنے گی۔"[42]

درج بالا تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ دینِ اسلام میں بیٹوں کی موجودگی میں پوتے اور پوتیاں وارث نہیں بن سکتے

38۔القرآن، سورۃالنساء4:11

39۔القرآن، سورۃالنساء4:176

40۔ابن العسال، المجموع الصفوي، 349.

41۔البخاري، صحيح البخاري، کتاب الفرائض، باب: میراث ابن الابن إذا لم یکن ابن، حدیث: 6354، 2477/6.

42۔فیلوثاوس، الخلاصۃ القانونیۃ في الاحوال الشخصیۃ، 62.

جبکہ عیسائیت میں یہ وارث بنے گے۔

۸۔تینوں اقسام کے بھائیوں کی موجودگی میں وراثت کا زیادہ حق

شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جب عصبہ زیادہ ہوں تو سب سے پہلے جہت دیکھی جاتی ہے اگر قریب جہت والا موجود ہو تو دور والے عصبہ کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر جہت برابر ہو تو درجہ دیکھا جاتا ہے قریب والا وارث بنتا ہے اور دور والا محروم ہو جاتا ہے اور اگر درجہ برابر ہو تو قوت قرابت کو دیکھا جاتا ہے جیسے اس مذکورہ مسئلے میں حقیقی بھائی کی قوت قرابت علاتی سے زیادہ ہے لہٰذا وہ وارث بنے گا اور علاتی بہن بھائی محروم ہو جائیں گے۔[43] جبکہ عیسائیت میں مختلف اقسام کے بہن بھائی ہوں تو حقیقی بھائی کے لئے ماں اور باپ دونوں کے حصے یعنی 3 تین حصے دیئے جائیں گے اور علاتی بھائی کے لئے باپ کا حصہ یعنی 2 حصے دیئے جائیں گے اور اخیافی کیلئے ماں کا ایک حصہ دیا جائے گا۔ کل مال چھ حصوں میں تقسیم کریں گے۔ تین حقیقی بھائی دو علاتی بھائی اور ایک اخیافی بھائی کو دیا جائے گا۔[44]

۹۔جد اور جدہ کی میراث

شریعت اسلامیہ کے مطابق جد اور جدہ دونوں اصحاب الفروض میں سے ہیں۔ ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ ہے اور جد کبھی عصبہ بھی بن جاتا ہے۔[45] اصحاب الفروض سے جو باقی بچ جائے وہ جد حاصل کر لیتا ہے۔ عیسائیت میں جب بہن بھائی نہ ہوں تو زوجہ کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے گا دادا اور دادی کے لئے ثلثان ہو گا اور نانا اور نانی کے لئے ایک ثلث ہو گا۔ مال کے نو حصے کئے جائیں گے۔ چھ اس جد اور جدہ کیلئے جو باپ کی طرف سے ہیں اور باقی تین اس جد اور جدہ کے لئے جو ماں کی طرف سے ہیں۔[46]

۱۰۔خالائیں، ماموں اور پھوپھیوں کی میراث

شریعت اسلامیہ میں خالائیں، ماموں اور پھوپھیاں نہ تو اصحاب الفروض ہیں اور نہ ہی عصبہ بلکہ ذوالارحام ہیں۔ عصبہ کی عدم موجودگی میں یہ وارث بن سکتے ہیں۔[47] جبکہ دین عیسائیت میں انکو نہ صرف یہ کہ ورثا کی بائیس اقسام میں سے شمار

43۔ ابن باز، الفوائد الجلیة في المباحث الفرضیة، 55.

44۔ فیلوثاوس، الخلاصة القانونیة في الاحوال الشخصیة، 63.

45۔ موفق الدین أبو عبد الله محمد بن علي الرحبي، متن الرحبیة=بغیة الباحث عن جمل الموارث (جدة: دار المطبوعات الحدیثة، 1406)، 10.

46۔ فیلوثاوس، الخلاصة القانونیة في الاحوال الشخصیة، 64.

47۔ ابن باز، الفوائد الجلیة في المباحث الفرضیة، 148.

کیا گیا ہے بلکہ ان کو دوسری جہت ابوۃ سے بھی مقدم کیا گیا جو کہ قریبی وارثوں کے ساتھ زیادتی شمار کی جائے گی۔[48]

۱۱۔اسقف اور راہبوں کی میراث

عیسائیت میں جب دوسرے وارث نہ ہوں تو اسقف اور راہبوں کو وارث بنادیا جاتا ہے۔[49] لیکن دین اسلام میں ایسا کوئی بھی قانون موجود نہیں ہے۔

۱۲۔معتق کی میراث

شریعۃ اسلامیہ کی رو سے آزاد کرنے والا مالک اپنے آزاد کردہ غلام کا وارث بنتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس کے اپنے عصبہ وارث نہ ہوں اور اگر عصبہ وارث ہوں تو وہ وارث نہیں بنتا۔[50] عیسائیت میں بھی معتق وارث بنتا ہے اسکی دو حالتیں ہیں۔ اگر آزاد کرنے والے کے طبعی ورثہ موجود ہوں تو معتق کو مال کا ربع دیا جائے گا اور اگر وصیۃ اور ورثہ نہ ہوں تو معتق تمام ترکہ کا وارث بنے گا۔[51]

اس پسِ منظر سے ثابت ہوتا ہے کہ دینِ اسلام میں آزاد کرنے والا مالک آزاد کردہ غلام کی وراثت اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہے جب اس کے اپنے رشتہ دار موجود نہ ہوں جبکہ عیسائی مذہب میں معتق کے رشتہ داروں کی موجودگی میں بھی آزاد کرنے والے کو اس کی وراثت کا ربع ملے گا۔

خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ انسانوں کی فطرت و قرابت کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے اور انسان سے بڑھ کر اس بات کو جانتا ہے کہ اس کا رشتے اور قرابت میں کون زیادہ قریبی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میراث کا نظام وحی الٰہی کے ذریعے اہل کتاب پر نازل فرمایا ہے۔ جس کی حضرت محمد ﷺ پر وحی نازل فرما کر تکمیل فرمائی اور ہر حقدار کے لئے اس کا حق متعین فرمایا ہے۔ جب کہ سابقہ مذاہب میں میراث کے احکام جزوی اور وقت کے ضرورت کے مطابق نازل کئے گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اہل کتاب اپنی کتابوں کی حفاظت نہ کر سکے اور وحی الٰہی کو تحریف و تبدیلی سے نہ بچا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد نامہ قدیم میں چند ایک احکام کے سوا میراث کے احکام دکھائی نہیں دیتے۔ عہد نامہ جدید تو میراث کے احکام سے بالکل خالی ہے۔ عیسائیوں کو احکام میراث حاصل کرنے کے لئے اللہ کی وحی کا راستہ چھوڑ کر قیاس اور بادشاہوں کے

48۔ابن العسال، المجموع الصفوي، 439.
49۔ابن العسال، المجموع الصفوي، 345.
50۔ابن باز، الفوائد الجلية في المباحث الفرضية، 53.
51۔فیلوثاوس، الخلاصة القانونية في الاحوال الشخصية، 66.

قانون کا سہارا لینا پڑا۔ اسی وجہ سے دین مسیحیت میں افراط و تفریط ہے، کہیں بیوی کو تمام میراث کا وارث بنا دیا جاتا ہے اور دیگر وارثوں کو کم دیا جاتا ہے اور کہیں وحی الٰہی کے مطابق وارث بننے والوں پر دوسروں کو مقدم کیا جاتا۔ اس کے بر عکس دین اسلام کی تعلیمات بالکل محفوظ ہیں۔ اسی وجہ سے ان میں اعتدال پایا جاتا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں وراثت کے مسائل میں عیسائی اور اسلامی تعلیمات میں تقابل پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ اہل علم کے سامنے یہ بات اجاگر کی جائے کہ دونوں مذاہب کے مسائل میں کس قدر اتفاق اور اختلاف پایا جاتا ہے۔

مصادر و مراجع

القرآن مجید

ابن العسال، الشیخ الصفی ابی الفضائل. المجموع الصفوي-كتاب القوانين الكنائسية لكنيسة الأقباط الأرثوذكسيين. مصر: مطبعة التوفيق، 1238ء

. https://coptic-treasures.com/book/المجموع-الصفوي-كتاب-القوانين-الكنائس/.

ابن باز، عبد العزيز بن عبد الله. الفوائد الجلية في المباحث الفرضية. المملكة العربية السعودية: وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد، 1418.

ابن نجيم، زين الدين بن إبراهيم بن محمد. البحر الرائق شرح كنز الدقائق. بيروت: دار الكتب العلمية، 1997.

البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل. صحيح البخاري. تحقيق: مصطفى ديب البغا. دمشق: دار ابن كثير، 1414.

الرحبي، موفق الدين أبو عبد الله محمد بن علي. متن الرحبية=بغية الباحث عن جمل الموارث. جدة: دار المطبوعات الحديثة، 1406.

السجاوندی، سراج الدین محمد بن عبد الرشید. السراجی فی المیراث. لاہور: مکتبۃ امام احمد رضا، س ن.

الكاتب، عبد الصمد. كتاب الفرائض. المدينة المنورة: المكتبة الملك فهد الوطنية، 1422.

https://archive.org/details/20200923_20200923_0228/page/n1/mode/2up.

فيلوثاوس، إيغومانوس. الخلاصة القانونية في الاحوال الشخصية. مصر: المطبعة المصرية الأهلية، 1896.

محمد یعقوب. اعانۃ الراجی علی تصریح السراجی. لاہور: القمر پرنٹنگ ایجنسی، س ن.